DAR-UL-IFTA
Jamia-tur-Rasheed, Karachi
Pakistan, 75950

دارالافتاء جامعۃ الرشید کراچی

حوالہ نمبر: 16649/43	فتویٰ نمبر: 79535/62	سائل: علی شیر	مجیب: محمد اویس پراچہ
مفتی: سید عابد شاہ	مفتی: محمد حسین خلیل خیل	مفتی:	مفتی:
کتاب: اجارہ کے احکام	باب: اجارہ کے متفرق مسائل		تاریخ: 2023-02-15

مرکز (Markaz) ایپ پر ری سیلنگ کا حکم

سوال: آن لائن کام کے لیے ایک مرکز (Markaz) نامی ایپلیکیشن ہے۔ اس پر کام کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پراڈکٹ کسی اور کی ہوگی، مجھے صرف اس ایپ پر اکاؤنٹ بنا کر اس پراڈکٹ کو اور اس کی تفصیلات کو کسی اور سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر لوگوں کے ساتھ شئیر کرنا ہوگا۔ جو بھی دیکھے گا اور مجھے آرڈر دے گا تو میں مرکز ایپ پر آکر آرڈر دوں گا۔ مالک اپنی قیمت پر مجھے بیچے گا اور میں اس پر اپنا فائدہ رکھ کر گاہک کو دوں گا۔ مثلاً ایک گھڑی مالک سے 2000 کی لے کر اس پر اپنا 500 روپے نفع رکھ کر 2500 میں گاہک کو دوں گا۔ اس سے مرکز ایپ والے رقم لیں گے اور مالک کو 2000 جب کہ مجھے میرا حصہ یعنی 500 روپے دیں گے۔ کیا یہ کام کرنا میرے لیے جائز ہے؟

الجواب باسم ملہم الصواب

سوال میں مذکور ایپ کا کام دو طریقوں سے چیک کیا گیا:

1. سائل سے اپنے سامنے کروایا گیا۔
2. ایپ کی ویب سائٹ اور اس پر کام سکھانے والی ویڈیوز سے معلومات لی گئیں۔

اس کے نتیجے میں یہ تفصیلات سامنے آئیں:

1. مرکز ایپ مختلف بیچنے والوں سے اشتہار لے کر لگاتی ہے۔
2. ایپ پر ری سیلر اکاؤنٹ بنانے کی سہولت دی جاتی ہے۔ ری سیلر ایپ سے اشتہارات اس کے دیے گئے آپشن کے ذریعے مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر شئیر کرتا ہے۔
3. ری سیلر کے پاس جاننے والوں سے آرڈر آتا ہے جس کے بعد وہ مرکز ایپ پر آرڈر دیتا ہے۔
4. مرکز ایپ آرڈر لیتے وقت ری سیلر سے پوچھتی ہے کہ آپ کا کتنا کمیشن رکھنا ہے۔ ری سیلر اپنا

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

کمیشن اور خریدار کا نام و پتا مرکز ایپ کو بتاتا ہے۔

5. مرکز ایپ والے خریدار کو چیز بھیج کر اس سے رقم وصول کرتے ہیں اور ری سیلر کو اس کا کمیشن دے کر باقی رقم بیچنے والے کو دے دیتے ہیں۔

6. چیز کا بھجوانا مکمل طور پر مرکز ایپ والوں کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ اگر چیز راستے میں ہلاک ہو جائے تو ری سیلر اس کا ذمہ دار نہیں ہوتا۔

7. اگر ری سیلر چاہے (مثلاً وہ دراز اسٹور پر چیز بیچ رہا ہو) تو چیز اپنے پاس منگوا سکتا ہے اور خریدار کو خود بھجوا سکتا ہے۔ اس صورت میں یہ واضح نہیں ہے کہ چیز اپنے پاس پہنچنے کے بعد ہلاک ہونے کا ذمہ دار کون ہو گا؟ بظاہر اس کی ذمہ داری ری سیلر پر ہو گی۔

8. بیچنے والوں کے ساتھ مرکز ایپ کا معاہدہ کیا ہے؟ یہ واضح نہیں ہے۔

9. مرکز ایپ میں ری سیلر کے لیے زیادہ سے زیادہ کمیشن کی مقدار متعین ہوتی ہے۔

مندرجہ بالا تفصیلات کی روشنی میں آپ کے سوال کا جواب یہ ہے کہ لفظ "ری سیلر" کا اطلاق اگرچہ ایسے شخص پر ہوتا ہے جو کسی سے کوئی چیز خرید کر آگے بیچتا ہو، لیکن تفصیلات کے مطابق اس کام میں ری سیلر مرکز ایپ کا بیچنے کے لیے وکیل بالاجرۃ (سیلنگ ایجنٹ) ہے جس کے کمیشن (اجرت) کی زیادہ سے زیادہ مقدار ایپ کی جانب سے متعین ہے اور ہر آرڈر پر مبیع (بیچی جانے والی چیز) بھیجنے سے پہلے صراحت کے ساتھ کمیشن کی تعیین بھی ہو جاتی ہے، اس لیے یہ جہالت یسیرہ ہے جو مفضی الی النزاع (نزاع کا باعث) نہیں ہوتی۔

البتہ ہلاک ہونے کی ذمہ داری کے حوالے سے تفصیل یہ ہے کہ جس صورت میں مرکز ایپ والے خریدار کو سامان خود پہنچاتے ہیں، اس صورت میں چیز کے ہلاک ہونے کے ذمہ دار بھی ایپ والے ہوں گے اور جس صورت میں ایپ والے ری سیلر کو چیز بھجوا دیتے ہیں اور وہ خریدار کو پہنچاتا ہے، تو ری سیلر کے قبضے کے بعد ہونے والے ایسے نقصانات کے ذمہ دار ایپ والے ہوں گے جو ری سیلر کے عمل کی وجہ سے نہ ہوئے ہوں اور ان سے عمومی احتیاط سے بچنا بھی ممکن نہ ہو۔ اور اگر نقصان ری سیلر کے عمل کی وجہ سے ہو یا اس سے عمومی احتیاط سے بچنا ممکن ہو تو اس کی ذمہ داری ری سیلر پر ہو گی۔ مثلاً اگر زمینی راستے سے

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

ڈلیوری کے دوران شپنگ کمپنی کی گاڑی کو حادثہ پیش آجائے اور وہ تباہ ہوجائے تو سامان کا نقصان مرکز ایپ والوں کا ہوگا لیکن اگر ری سیلر کے سامان وصول کرنے کے بعد شپنگ کمپنی تک لے جاتے ہوئے سامان بارش سے خراب ہوجائے، جب کہ عمومی احتیاط (مناسب پیکنگ، پلاسٹک چڑھانے یا شاپنگ بیگ استعمال کرنے وغیرہ) سے اس سے بچا جاسکتا ہو تو اس کا ذمہ دار ری سیلر ہوگا۔

لہذا سوال میں مذکور ایپ (مرکز) والے اگر اس تفصیل پر راضی ہوجائیں تو اس ایپ (مرکز ایپ) کے ساتھ ری سیلنگ کا معاملہ شرعاً جائز ہے اور اس کی آمدن حلال ہے۔ البتہ یہ ذہن میں رہے کہ یہ جواب اس طریقہ کار کے مطابق ہے جو ہمارے سامنے آیا ہے، اگر مستقبل میں ایپ کے طریقہ کار میں کوئی تبدیلی ہوتی ہے تو تفصیل لکھ کر دوبارہ پوچھ لیا جائے۔

يشترط لصحة الإجارة أن تكون المنفعة والأجرة معلومتين علما ينفي الجهالة المفضية للنزاع، وإلا فلا تنعقد الإجارة.
(الموسوعة الفقهية الكويتية، 173/16، ط: دار السلاسل)

اعلم أن الهلاك إما بفعل الأجير أو لا، والأول إما بالتعدي أو لا. والثاني إما أن يمكن الاحتراز عنه أو لا، ففي الأول بقسميه يضمن اتفاقا. وفي ثاني الثاني لا يضمن اتفاقا وفي أوله لا يضمن عند الإمام مطلقا ويضمن عندهما مطلقا. وأفتى المتأخرون بالصلح على نصف القيمة مطلقا، وقيل إن مصلحا لا يضمن وإن غير مصلح ضمن، وإن مستورا فالصلح اهـ ح والمراد بالإطلاق في الموضعين المصلح وغيره.
مطلب يفتى بالقياس على قوله وفي البدائع: لا يضمن عنده ما هلك بغير صنعه قبل العمل أو بعده؛ لأنه أمانة في يده وهو القياس. وقالا يضمن إلا من حرق غالب أو لصوص مكابرين وهو استحسان اهـ.
قال في الخيرية: فهذه أربعة أقوال كلها مصححة مفتى بها، وما أحسن التفصيل الأخير والأول قول أبي حنيفة - رحمه الله تعالى -. وقال بعضهم: قول أبي حنيفة قول عطاء وطاوس وهما من كبار التابعين، وقولهما قول عمر وعلي وبه يفتى احتشاما لعمر وعلي صيانة لأموال الناس، والله أعلم اهـ وفي التبيين: وبقولهما يفتى لتغير أحوال الناس، وبه يحصل صيانة أموالهم اهـ.؛ لأنه إذا علم أنه لا يضمن ربما يدعي أنه سرق أو ضاع من يده. وفي الخانية والمحيط والتتمة: الفتوى على قوله، فقد اختلف الإفتاء، وقد سمعت

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

ما في الخيرية.

(الدر المختار وحاشية ابن عابدين، 65/6، ط: دار الفكر)

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

محمد اویس پراچہ

دار الافتاء، جامعۃ الرشید

23/رجب المرجب 1444ھ

الجواب صحیح

الجواب صحیح

دار الافتاء
جامعۃ الرشید
احسن آباد کراچی اسلامی جمہوریہ پاکستان

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

ALMUFTI ONLINE
المفتی آن لائن